

زیادہ ہوں اس کی حیا کم ہو جائے گی، اور جس میں حیا کم ہو اس میں تقویٰ کم ہوگا، اور جس میں تقویٰ کم ہوگا اس کا دل مردہ ہو جائے گا، اور جس کا دل مردہ ہو گیا وہ دوزخ میں جا پڑا۔

جو شخص لوگوں کے عیوب دیکھ کر ناک بھوں چڑھائے اور پھر انہیں اپنے لئے چاہے وہ سراسر احمق ہے۔

قناعت ایسا سرمایہ ہے جو ختم نہیں ہوتا۔ جو موت کو زیادہ یاد رکھتا ہے وہ تھوڑی سی دنیا پر بھی خوش رہتا ہے۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ اس کا قول بھی عمل کا ایک جز ہے وہ مطلب کی بات کے علاوہ کلام نہیں کرتا۔

(۳۵۰)

لوگوں میں جو ظالم ہو اس کی تین علامتیں ہیں: وہ ظلم کرتا ہے اپنے سے بالا ہستی کی خلاف ورزی سے، اور اپنے سے پست لوگوں پر قہر و تسلط سے اور ظالموں کی کمک و امداد کرتا ہے۔

(۳۵۱)

جب سختی انتہا کو پہنچ جائے تو کشائش و فرانی ہوگی اور جب ابتلا و مصیبت کی کڑیاں تنگ ہو جائیں تو راحت و آسائش حاصل ہوتی ہے۔

(۳۵۲)

اپنے اصحاب میں سے ایک سے فرمایا:
زن و فرزند کی زیادہ فکر میں نہ رہو، اس لئے کہ اگر وہ دوستانِ خدا ہیں تو خدا اپنے دوستوں کو برباد نہ ہونے دے گا، اور اگر دشمنانِ خدا ہیں تو تمہیں دشمنانِ خدا کی فکروں اور دھندوں میں پڑنے سے مطلب ہی کیا۔

خَطْوُهُ قَلَّ حَيَاؤُهُ، وَ مَنْ قَلَّ حَيَاؤُهُ قَلَّ وَرَعُهُ، وَ مَنْ قَلَّ وَرَعُهُ مَاتَ قَلْبُهُ، وَ مَنْ مَاتَ قَلْبُهُ دَخَلَ النَّارَ.

وَ مَنْ نَظَرَ فِي عِيُوبِ النَّاسِ فَأَنكَرَهَا ثُمَّ رَضِيَهَا لِنَفْسِهِ فَذَلِكَ الْأَحْمَقُ بَعِيدُهُ.

وَ الْقَنَاعَةُ مَالٌ لَا يَنْفَدُ، وَ مَنْ أَكْثَرَ مِنْ ذِكْرِ الْمَوْتِ رَضِيَ مِنَ الدُّنْيَا بِالْيَسِيرِ، وَ مَنْ عَلِمَ أَنَّ كَلَامَهُ مِنْ عَمَلِهِ قَلَّ كَلَامُهُ إِلَّا فِيمَا يَعْينُهُ.

(۳۵۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلظَّالِمِ مِنَ الرِّجَالِ ثَلَاثُ عَلَامَاتٍ: يَظْلِمُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَ مَنْ دُونَهُ بِالْعَلْبَةِ، وَيُظَاهِرُ الْقَوْمَ الظَّالِمَةَ.

(۳۵۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

عِنْدَ تَنَاهِي الشَّدَّةِ تَكُونُ الْفَرَجَةُ، وَ عِنْدَ تَضَائِقِ حَلَقِ الْبَلَاءِ يَكُونُ الرَّخَاءُ.

(۳۵۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِبَعْضِ أَصْحَابِهِ:
لَا تَجْعَلَنَّ أَكْثَرَ شُغْلِكَ بِأَهْلِكَ وَ وَلَدِكَ: فَإِنَّ يَكُنْ أَهْلُكَ وَ وَلَدُكَ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضَيِّعُ أَوْلِيَاءَهُ، وَ إِنْ يَكُونُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ، فَمَا هُمُكَ وَ شُغْلُكَ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ!؟

(۳۵۳)

سب سے بڑا عیب یہ ہے کہ اس عیب کو برا کہو جس کے مانند خود تمہارے اندر موجود ہے۔

(۳۵۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

أَكْبَرُ الْعَيْبِ أَنْ تَعِيبَ مَا فِيكَ
مِثْلَهُ.

اس سے بڑھ کر اور عیب کیا ہو سکتا ہے کہ انسان دوسروں کے ان عیوب پر نکتہ چینی کرے جو خود اسکے اندر بھی پائے جاتے ہوں۔ تقاضائے عدل تو یہ ہے کہ وہ دوسروں کے عیوب پر نظر کرنے سے پہلے اپنے عیوب پر نظر کرے اور سوچے کہ عیب، عیب ہے، وہ دوسرے کے اندر پایا جاتے یا اپنے اندر۔

ہمہ عیب خلق دیدن، نہ سروتست و مردی
نگھی بہ خویشتن کن، کہ تو ہم گناہ داری

☆☆☆☆☆

(۳۵۴)

حضرتؑ کے سامنے ایک نے دوسرے شخص کو فرزند کے پیدا ہونے پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ: ”شہسوار مبارک ہو!“ جس پر حضرتؑ نے فرمایا کہ:
یہ نہ کہو! بلکہ یہ کہو کہ تم بخشنے والے (خدا) کے شکر گزار ہوئے، یہ بخشی ہوئی نعمت تمہیں مبارک ہو! یہ اپنے کمال کو پہنچے اور اس کی نیکی و سعادت تمہیں نصیب ہو!۔

(۳۵۴) وَهَذَا بَخْرُ رَجُلٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ

رَجُلٌ رَجُلًا يَخْلَامُ وُلْدَ لَهٗ،
فَقَالَ لَهٗ: لِيَهْنِكَ الْفَارِسُ.
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:
لَا تَقُلْ ذَلِكَ، وَ لَكِنْ قُلْ: شَكَرْتَ
الْوَاهِبَ، وَ بُورِكَ لَكَ فِي الْمَوْهُوبِ، وَ بَلَغَ
أَشَدَّهُ، وَ رَزِقْتَ بِرَّهٗ.

(۳۵۵)

حضرتؑ کے عمال میں سے ایک شخص نے ایک بلند عمارت تعمیر کی جس پر آپؑ نے فرمایا:
چاندی کے سکوں نے سر نکالا ہے۔ بلاشبہ یہ عمارت تمہاری ثروت کی غمازی کرتی ہے۔

(۳۵۵) {وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ}

وَ بَنَى رَجُلٌ مِّنْ عُمَّالِهِ بِنَاءً فَحَمًا، فَقَالَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ:
أَطْلَعَتِ الْوَرِقُ رُؤُوسَهَا! إِنَّ الْبِنَاءَ
يَصِفُ لَكَ الْغِنَى.

(۳۵۶)

(۳۵۶) وَقِيلَ لَهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت سے کہا گیا کہ: اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی؟ فرمایا:

لَوْ سُدَّ عَلَيَّ رَجُلٍ بَابَ بَيْتِهِ،
وَ تَرَكَ فِيهِ، مِنْ آيِنٍ كَانَتْ يَأْتِيهِ رِزْقُهُ؟
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

مِنْ حَيْثُ يَأْتِيهِ أَجَلُهُ.

جدھر سے اس کی موت آئے گی۔

اگر خداوند عالم کی مصلحت اس امر کی مقتضی ہو کہ وہ کسی ایسے شخص کو زندہ رکھے جسے کسی بند جگہ میں محصور کر دیا گیا ہو تو وہ اس کیلئے سر و سامان زندگی مہیا کر کے اسے زندہ رکھنے پر قادر ہے اور جس طرح بند دروازے موت کو نہیں روک سکتے، اسی طرح رزق سے بھی مانع نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ اس قادر مطلق کی قدرت دونوں پر یکساں کار فرما ہے۔

مقصود یہ ہے کہ انسان کو رزق کے معاملہ میں قانع ہونا چاہیے، کیونکہ جو اس کے مقدر میں ہے وہ جہاں کہیں بھی ہوگا، اسے بہر صورت ملے گا۔

میں رسد در خانہ در بسنہ روزی چون اجل

حرص دارد این چنین خاطر پریشان خلق را

☆☆☆☆☆

(۳۵۷)

(۳۵۷) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

حضرت نے ایک جماعت کو ان کے مرنے والے کی تعزیت کرتے ہوئے فرمایا کہ:

قَوْمًا عَنْ مَيِّتٍ لَهُمْ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:

اس موت کی ابتدا تم سے نہیں ہوئی ہے اور نہ اس کی انتہا تم پر ہے۔ یہ تمہارا ساتھی مصروف سفر رہتا تھا۔ اب بھی یہی سمجھو کہ وہ اپنے کسی سفر میں ہے۔ اگر وہ آگیا تو بہتر، ورنہ تم خود اس کے پاس پہنچ جاؤ گے۔

إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ لَيْسَ بِكُمْ بَدَأَ، وَ لَا إِلَيْكُمْ أَنْتَهُ، وَ قَدْ كَانَ صَاحِبِكُمْ هَذَا يُسَافِرُ، فَعُدُّوهُ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، فَإِنْ قَدِمَ عَلَيْكُمْ وَ إِلَّا قَدِمْتُمْ عَلَيْهِ.

(۳۵۸)

(۳۵۸) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اے لوگو! چاہیے کہ اللہ تم کو نعمت و آسائش کے موقع پر بھی اسی طرح خائف و ترساں دیکھے جس طرح تمہیں عذاب سے ہراساں دیکھتا ہے۔ بیشک جسے فراخ دستی حاصل ہو اور وہ اسے کم کم عذاب کی طرف بڑھنے کا سبب نہ سمجھے تو اس نے خوفناک چیز سے اپنے کو مطمئن سمجھ لیا، اور جو تنگ دست ہو اور وہ اسے آزمائش نہ سمجھے تو اس نے اس

إِيَّهَا النَّاسُ! لِيَرَكُمُ اللَّهُ مِنَ النَّعْمَةِ وَ جَلِيلٍ كَمَا يَرَاكُمْ مِنَ النَّعْمَةِ فَرِيقَيْنِ، إِنَّهُ مَنْ وَسَّعَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ يَدِهِ فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ اسْتِدْرَاجًا فَقَدْ آمَنَ مَخُوفًا، وَ مَنْ ضَيَّقَ عَلَيْهِ فِي ذَاتِ يَدِهِ فَلَمْ يَرَ ذَلِكَ

ثواب کو ضائع کر دیا کہ جس کی امید و آرزو کی جاتی ہے۔

(۳۵۹)

اے حرص و طمع کے اسیرو! باز آؤ، کیونکہ دنیا پر ٹوٹنے والوں کو حوادث زمانہ کے دانت پیسنے ہی کا اندیشہ کرنا چاہیے۔

اے لوگو! خود ہی اپنی اصلاح کا ذمہ لو اور اپنی عادتوں کے تقاضوں سے منہ موڑ لو۔

(۳۶۰)

کسی کے منہ سے نکلنے والی بات میں اگر اچھائی کا پہلو نکل سکتا ہو تو اس کے بارے میں بدگمانی نہ کرو۔

(۳۶۱)

جب اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرو تو پہلے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجو، پھر اپنی حاجت مانگو، کیونکہ خداوند عالم اس سے بلند تر ہے کہ اس سے دو حاجتیں طلب کی جائیں اور وہ ایک پوری کر دے اور ایک روک لے۔

(۳۶۲)

جسے اپنی آبرو عزیز ہو وہ لڑائی جھگڑے سے کنارہ کش رہے۔

(۳۶۳)

امکان پیدا ہونے سے پہلے کسی کام میں جلد بازی کرنا اور موقع آنے پر دیر کرنا دونوں حماقت میں داخل ہیں۔

(۳۶۴)

جو بات نہ ہونے والی ہو اس کے متعلق سوال نہ کرو۔ اس لئے کہ جو ہے وہی تمہارے لئے کافی ہے۔

اِحْتِبَارًا فَقَدْ ضَيَّعَ مَأْمُولًا.

(۳۵۹) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

يَا أَسْرَى الرَّغْبَةِ! أَقْصِرُوا، فَإِنَّ الْمُبْرَجَ عَلَى الدُّنْيَا لَا يَرُوعُهُ مِنْهَا إِلَّا صَرِيْفُ أَنْيَابِ الْحَدِثَانِ.

أَيُّهَا النَّاسُ! تَوَلَّوْا مِنْ أَنْفُسِكُمْ تَأْدِيبَهَا، وَاعْدِلُوا بِهَا عَنْ ضَرَاوَةِ عَادَاتِهَا.

(۳۶۰) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَطْلُنَّ بِكَلِمَةٍ خَرَجَتْ مِنْ أَحَدٍ سَوْءًا، وَأَنْتَ تَجِدُ لَهَا فِي الْخَيْرِ مُحْتَمَلًا.

(۳۶۱) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِذَا كَانَتْ لَكَ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ حَاجَةٌ فَأَبْدَأْ بِسُئْأَلَةِ الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ، ثُمَّ سَلْ حَاجَتَكَ، فَإِنَّ اللَّهَ أَكْرَمُ مَنْ أَنْ يُسْئَلَ حَاجَتَيْنِ، فَيَقْضِي إِحْدَاهُمَا وَيَسْتَنْعِ الْأُخْرَى.

(۳۶۲) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مَنْ صَنَعَ بَعْرُضَهُ فَلْيَدْعِ الْبِرَّاءَ.

(۳۶۳) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

مِنَ الْخُرْقِ الْمُعَاجَلَةَ قَبْلَ الْإِمْكَانِ، وَ الْإِتَاةَ بَعْدَ الْفُرْصَةِ.

(۳۶۴) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لَا تَسْئَلْ عَمَّا لَا يَكُونُ، فَنِعَى الدَّيْبِ قَدْ كَانَ لَكَ شُغْلٌ.